# شادی کرنا

## خدا کا نقشہ ازدواجی تعلقات کو کامیاب بنانے کیلئے

بنیادی بلیشن

یہ کہنا کہ آج کل مسیحی شادی کے بارے بہت سی میگزینیں ہو رہی ہیں۔ یہ بات سچی نہیں۔ شماریات کا کہنا ہے کہ چند لوگ شادی کرنے کی جستجو میں لگے ہیں۔ ایسے لوگ شادی کرنے میں دیر تک انتظار کرتے ہیں۔ 1960ء میں 18 تا 29 سال کی عمر کے درمیان 59 فیصد لوگوں نے شادیاں کیں۔ جبکہ 2010ء میں 20 فیصد لوگوں نے شادی کی۔ 1960ء میں شادی کرنے کی عمر 20 سال سے اوپر کی تھی آج شادی کرنے کی عمر 30 سال کی ہے۔ شادی کرنے کا رواج کم ہوتا جا رہا ہے۔ 1990ء میں شادی کرنے کا رواج دوگنا ہو گیا۔ یہ مفروضہ شادی کے اصول اور رواج کو بدلنے کا اظہار کرتا ہے۔ 39 فیصد امریکن لوگ کہتے ہیں کہ شادی کا رواج اڑ رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ خدا کی بنیادی بات شادی کے متعلق گھٹتی جا رہی ہے۔ تاریخ میں پہلی دفعہ ہم جنسی کی یونین کیلئے زبردست حمایت کی سطح کا لیول زبردست مخالفت کرنے والوں کے برابر ہوا ہے (22 فیصد) اور ان شماریات نے مسیحی شادی میں پائی جانے والی مشکلات کو چھوا تک نہیں۔

شادی میں درحقیقت راہنمائی کی ضرورت ہے۔ خدا پرست اور پُرامن معاشرے کو شادی کرنے میں خدا کی تجویز ہے۔ خدا شادی کے ذریعے اپنے لوگوں کو ساتھی مہیا کرتا ہے۔ خدا ایسے خاندان کھڑے کرتا ہے جو اپنی نسل کو خوشخبری سنائیں۔ اور اپنے لوگوں سے محبت کے رشتے کو بیان کریں۔ شادی خدا کے نزدیک اہم بات ہے۔ ہم اس بات سے حیران نہ ہوں کہ میاں بیوی کے تعلقات کو کامیاب بنانے میں حتمی خدائی تجویز ہے اور وہ تجویز مہیا کرتا ہے۔

پیدائش 2 آیات 18-25 میں کامیاب شادی کے تقریباً چھ اصول مندرج ہیں۔ اگرچہ جامع نہیں تاہم انسان کے گناہ میں گرنے سے پہلے شادی میں موجود ہیں۔ اور یہ بنیادی اصول ہیں

ہم میں سے بعض نے بائبل کی شادی کے اصولوں کو کبھی نہیں اپنایا۔
ہم میں سے جو شادی شدہ ہیں شادی کے بارے خدا کی بتائی ہوئی تجویز
کو اپنانے میں ناکام ہو گئے ہیں تو بھی ہمیں اس حقیقت کو حاصل
کرنے کی ضرورت ہے کہ انسانی شادی ایک عظیم مقصد کی طرف
اشارہ کرتی ہے

## شادی رفاقت کیلئے ہے

پیدائش کے پہلے دو ابواب میں خدا اپنی تخلیق کے بارے
ہر دفعہ کہتا ہے کہ یہ اچھا ہے۔ کسی بھی چیز کے بارے میں نہیں
کہا گیا کہ وہ اچھی نہیں۔ جیسا کہ پیدائش 2/18 کے بعد لکھا ہے کہ
آدمی کیلئے اکیلے رہنا اچھا نہیں۔ خدا نہ صرف شادی کے بارے
کہتا ہے بلکہ وہ انسان کی طبیعت کی بنیادی بات کی بابت کہتا ہے
ہم دوسرے انسانوں کیساتھ رفاقت رکھنے کیلئے پیدا ہوئے ہیں۔ حوا کو
بنانے سے پہلے آدم کے پاس بہت چیزیں تھیں لیکن اس کے
پاس ساتھی نہ تھا۔ اور یہ بات اچھی نہ تھی۔ جس وفاداری سے رشتے
میں خدا نے ہمیں بنایا ہے ہمیں گہری دوستی حاصل کرنے کیلئے جدوجہد
کرنے کی ضرورت ہے۔ ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ خدا راہنمائی کرے
جیسا کہ تھامس کو شیکر ہیوٹن کے الفاظ ہیں۔ اور وہ بیان کرتے ہیں۔
ظاہری برکات میں سے سب سے بڑی برکت جس سے انسان لطف
اندوز ہوتا ہے وہ صرف جسمانی تعلقات میں نہیں بلکہ وہ
زندگی بھر کے سچی دوستی کے وعدہ میں پائی جاتی ہے۔

ازدواجی زندگی کے ساتھی کے بارے میں خدا کی تاکید
ہمیں یاد دلاتی ہے کہ شادی نہ صرف سوشل کنٹریکٹ (معاہدہ) ہی نہیں
کہ آدمی بل ادا کرے اور عورت گھر کی نگہبانی کرے بلکہ ہماری شادی اس
قسم کے معاہدہ سے بگڑ جاتی ہے ہمیں ازدواجی زندگی کی خوشی دینے والے
خدا کے تحفہ کو سینے سے لگائے رکھنے کی ضرورت
ہے۔ پوری توجہ کیساتھ کوشش کریں کہ اکٹھے مل کر اچھی کتب پڑھنا، ہر شام
بات چیت کرنے کیلئے وقت مقرر کرنا، میاں بیوی میں صاف گوئی اور اعتماد

کی روح بڑھ گئی ہے اور اس طرح ایک دوسرے کی رفاقت سے ایک
دوسرے کو تسلی مل سکتی ہے۔

شادی تحفہ ہے۔

جب خدا پرست شادی کا آغاز خدا کے نقشہ کے مطابق ہوتا ہے۔ تو دونوں میاں بیوی بہتر حالت میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک دوسرے کی بہتری کے خواہاں ہیں۔ حوا آدم کی مددگار تھی۔ (پیدائش $\frac{2}{18}$) دوستی نبھانے کا ذمہ لیتے ہیں جبکہ ان میں دوستی نبھانے کی کمی تھی۔ ایسے جذبات کا اظہار کرنے والی دوستی صرف شادی ہی میں پائی جاتی ہے۔

مرد اور عورت دونوں خدا کی شبیہ پر پیدا ہوئے۔ دونوں عظمت و اقدار میں برابر ہیں (پیدائش $\frac{5}{2}$) لیکن جسم کی جسامت اور بناوٹ میں فرق ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو مکمل بنانے کے اہل ہیں۔

مردوں کو خدا نے بنایا کہ وہ عاجزی سے راہنمائی کریں۔ اور عورتوں کو کہ وہ عاجزی سے مدد کریں۔ جیسے آدم کو باغ میں رکھا کہ ساری چیزوں پر اختیار رکھے۔ پولس لکھتا ہے "مرد عورت کا سر ہے جیسے کہ مسیح کلیسیا کا" (افسی $\frac{5}{23}$) اور حوا کو مددگار بنایا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ماتحت ہے۔ خدا کو خود مددگار کہا گیا ہے (عبرانی $\frac{13}{6}$) مرد اور عورت کے درمیان جو تعلقات ہیں وہ خدا پرست بادشاہ اور ملکہ کے سے [illegible] ہیں۔

[illegible] گناہ سے انسان ہوتے ہوئے مرد [illegible]
کوشش کریں گے۔ اور تیز غضب یا نئے پن ذمہ داری لینے سے انکار کریں گے۔
[illegible]۔ عورتیں تابعداری کے ساتھ جدوجہد کریں گی۔ (پیدائش $\frac{3}{16}$)
لیکن جب دونوں میاں بیوی اپنی حقیقی بلاہٹ کے تابع ہوں گے تو شادی آسمانی رحمت بن جائیگی۔

شادی کا مطلب کچھ باتیں چھوڑنا اور کچھ باتیں اپنانا ہے۔
خدا شادی سے ایک نیا خاندان بناتا ہے "اسی سبب سے آدمی ماں باپ سے اور ماں سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا۔ اور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے" (افسی $\frac{5}{31}$) رواجی خیال کے برعکس ازدواجی

بندھن پدرانہ بندھن سے زیادہ مضبوط ہے۔ اتنا مضبوط جتنا پدرانہ بچہ۔ یسوع نے ازدواجی بندھن کو بہت مضبوط بتایا ہے۔ (مرقس 10/6-9)

اس وجہ سے والدین کا اثر و رسوخ شادی شدہ بچے کی زندگی سے گھٹنا چاہیے۔ جب لڑکے کی شادی ہو جاتی ہے تو پھر بھی بچے والدین سے صلاح مشورہ لیتے ہیں۔ بچوں کو والدین کی اصولی طور پر عزت اور فرمانبرداری کرنی ہے۔ والدین کو صلاح دینی چاہیے۔ لیکن دونوں کو یعنی والدین اور بچوں کو سوچنا چاہیے کہ شادی ان کے تعلقات بدل دیتی ہے۔ بیوی مرد کی زندگی میں اہم مقام اختیار کرتی ہے وہ دونوں اپنے والدین کے خیالات کو اب برابر کا درجہ نہیں دے سکتے۔

شادی جسمانی خوشی منانا ہے

شادی میں ایک عجیب معجزہ ہوتا ہے کہ دو جسم ایک بدن بن جاتا ہے۔ شادی میں دو حصے جذباتی، روحانی اور جسمانی طور پر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ "اور وہ ایک تن ہوں گے۔ اور آدم اور اس کی بیوی دونوں ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے۔" (پیدائش 2/25) یہ آیت نہ صرف یہ بتاتی ہے کہ آدم اور حوا کے درمیان ان کے کیسے تعلقات تھے بلکہ یہ ازدواجی زندگی کی حالت مناسب طور پر ظاہر کرتی ہیں۔

شادی میں مرد اپنے بدن کا مختار نہیں بلکہ بیوی (1-کرنتھیوں 7/3-5)

شادی شدہ جوڑے کو ازدواجی حق ادا کرنا چاہیے، جنسی عیاشی وقتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جنسی تعلق کو روزمرہ کا معمول بنا لیا جائے۔ بلکہ اسے مذہبی طریقہ سے دونوں کو اسے باہم تکمیل کو پہنچانا ہے اور وہ دونوں اسی سے ملائے گئے ہیں۔ اگر بچے پیدا نہیں ہو سکتے تو اس حالت کو بڑھائیں۔ اس صورت میں دونوں کو خدا کے ازدواجی حکم کو آگے بڑھانے کا وعدہ کرنا ہے اور اس کی توبہ کیساتھ شروع کریں۔ محبت کے معمولی بیان کیساتھ شروع کریں اور ساتھی کو نشانہ نہ بنائیں۔ اگر ضروری سمجھیں تو ڈاکٹر کی مدد حاصل کریں۔

شادی سے بادشاہت ترقی پاتی ہے

خدا کا انسانی شادی کو مقرر کرنا اس زمرہ میں آتا ہے کہ جب

خدا نے آدم کو کہا۔ کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور و محکوم کرو۔ یہ خدا کا آدمی
کیلئے ثقافتی نقشہ جان مرے کی زبان میں یوں ہے۔ خالق کی یہ خواہش ہے کہ
اس کے جلال کو ان تک جوش اور جذبے کیساتھ سمجھنا اور آگے بڑھانا
سکے۔ آدم کو باغ عدن میں زمین میں کام کرنے سے اپنی قابلیت کو بڑھانا تھا
(پیدائش 2/15) خدا نے اس کام کیلئے اسے مددگار بخشا تھا۔ غیر شادی
شدہ اور شادی شدہ جوڑے دونوں کو یہ ملازمت ہے کہ وہ خدا کی بادشاہت
کے سلسلے کو زندگی کے ہر شعبہ میں بڑھائیں۔ خدا جانتا ہے "دو ایک سے
دو بہتر ہیں۔ کیونکہ ان کی محنت سے اُنکو بڑا فائدہ ہوتا ہے" (واعظ 4/9)
شادی شدہ جوڑے کو سوچنا ہے کہ وہ بطور شادی شدہ ہونے کے خدا
کی خدمت کیلئے بہتر طور پر سرانجام دے سکتے ہیں بہ نسبت علیحدہ علیحدہ
ہو کر۔

اگرچہ شادی کرنے کی بڑی وجہ ہے لیکن مگر خدا نے ازدواجی
زندگی انسانی نسل اور خدا ترس نسل بڑھانے کیلئے مقرر کی۔
جب خدا شادی شدہ جوڑے کو بچوں کی نعمت سے نوازتا ہے تو
بادشاہت بڑھتی ہے۔

شادی خوشخبری کی عکاسی ہے

ان اصولوں پر غور و خوض کرنے کے بعد پولس رسول افسیوں کے
خط کے پانچویں باب کے آخر میں شادی کی رسم کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔
"یہ بھید تو بڑا ہے لیکن میں مسیح اور کلیسیا کی بابت کہتا ہوں" (افسی 5/32)
بہترین انسانی شادی مسیح اور کلیسیا کے درمیان جلالی شادی کا عکس ہے۔
مسیح خاوند کی طرح دل شکستہ، اداس اور آوارہ لوگوں کو رفاقت بخشتا
ہے۔ کلیسیا کا سر ہونے کے سبب بے راہ روؤں کو لیڈرشپ مہیا کرتا
ہے۔ (افسی 5/23) مسیح اسرائیل کے قدوس کی مانند اپنی دلہن (کلیسیا)
کو اپنے کلام اور پاک روح سے گناہوں سے دھوتا ہے۔ مسیح اپنی
بیوی (کلیسیا) کو پالتا اور پرورش کرتا ہے۔ (افسی 5/29) آپس کا وعدہ
ابدی ہے۔ (افسی 5/31)

6

جو شادیاں خدا کی شادی کا صحیح منعکس ہیں وہ
کامل دولہا یسوع مسیح کے ساتھ شروع ہوتی ہیں۔ (متی 25/6)
اپنے سر کیساتھ ایک روح میں جڑے ہوتا ہیں
جہاں وہ ہمیں بھیجتا ہے ہم جاتے ہیں
ہم اسکے نقش قدم پر چلتے ہیں
ہم سب اسکی ستائش کرتے ہیں۔

(والزی)